غزل

سید یونس الحسنی

جبر کی ہواؤں نے کیسا نقش بکھیرا ہے
دھجیاں ہیں جسموں کی تیرہ شبی کا ڈیرا ہے

خون سے بہاروں کے' آشیاں سلگتا ہے
لگ رہا ہے گلشن میں بادِ خزاں کا پھیرا ہے

اُس کی ستم ظریفی سے کتنے دل بے جان ہوئے
اُس کی کج ادائی سے ہر سُو گُھپ اندھیرا ہے

میرے وجود میں رقصاں ہے الفت سوہنی دھرتی کی
پر اُس کی منحوس نظر نے خوشیوں کا رنگ پھیرا ہے

وہ ظلمت کا ماتو ہے زیست کے لیے یونس
اُس کے تیروں کی زد میں ہر گُلرنگ سویرا ہے

(۱۵ر دسمبر ۲۰۰۷ء)

غزل

جعفر بلوچ (لاہور)

نہیں بے کسی کا نشاں ذات میری
کہ فکر ان کو رہتی ہے دن رات میری

نہیں ہونے دیتے وہ مجھ کو خبر تک
وہ کرتے ہیں یوں بھی مدارات میری

ہوا التفات ان کا غماز ورنہ
مجھے کب تھی معلوم اوقات میری

اگر عصرِ نَو کی بشارت نہ بخشے
عبث ہے فعولن فعولات میری

چمن پر اک آسیب ہے سایہ افگن
جو ہو کوئی عامل' سنے بات میری

مری بات ہے ترجمانِ خلائق
مری بات کب ہے' فقط بات میری

لگائے ہیں پھولوں نے کان اِس طرف کو
خوش آتی ہیں ان کو حکایات میری

غزل ہو مری شاخِ نعت و نوافل
یہی جعفرؔ اب ہے مناجات میری